روزے دار کے جسم سے خون نکلنے کے مختصر احکام

خون نکلنے کے 21 مختصر مسائل

ترتیب: عبد اللہ محسن الصاهود
ترجمہ: عبد الرحمن فیض اللہ

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

بدن سے خون نکلنے کا ضابطہ

پہلا مسئلہ: جسم سے نکلنے والے خون سے روزہ ٹوٹنے کا کیا ضابطہ ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا:

ألف: حجامہ یا حجامہ جیسے کسی ایسے عمل کے ذریعہ کثرت سے خون نکل جائے، جسے آدمی اپنے اختیار سے انجام دیا ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ب: اگر بلا قصد وارادہ بدن سے خون نکل جائے مثلاً نکسیر یا زخم وغیرہ کے ذریعہ تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا خواہ زیادہ ہی کیوں نا ہو۔

ت: اسی طرح اگر کم مقدار میں خون نکلے جو حجامہ کی طرح متاثر نا کرے، مثلاً تجزیہ وغیرہ کے لئے خون لیا جائے، تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مجموع الفتاویٰ (19/ 239)

دوسرا مسئلہ: کیا زخم لگنے کی وجہ سے خون آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا:

ألف: اگر روزہ دار کو زخم لگ کر زیادہ خون نکل جائے پھر بھی روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیوں کہ یہ زخم آدمی کے اختیار سے نہیں لگا ہے، جبکہ خون نکلنے سے روزہ

ٹوٹنے کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ خون آدمی کے اختیار سے نکلا ہو۔

ب: لیکن اگر چیرا لگا کر یا حجامہ کرا کے یہ زخم آدمی نے جان بوجھ کے لگایا ہے تو صحیح ترین قول کے مطابق اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔مجموع الفتاویٰ (19/ 248)

تیسرا مسئلہ: کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: حجامہ کے علاوہ خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، حجامہ کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے لیکن حجامہ سے روزہ ٹوٹنے والا قول راجح ہے۔مجموع الفتاویٰ (15/ 271)

چوتھا مسئلہ: کن حالات میں خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: صحیح قول کے مطابق صرف حجامہ کے ذریعہ سے خون نکلنے پر روزہ ٹوٹتا ہے۔مجموع الفتاویٰ (15/ 272)

پانچواں مسئلہ: نکسیر یا زخم سے خون نکلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: جو خون کسی انسان سے غیر ارادی طور پہ نکلتا

ہے مثلا نکسیر، بدن میں زخم یا پاؤں میں شیشہ لگنے سے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، چاہے اس سے زیادہ ہی خون کیوں نا نکل جائے۔ مجموع الفتاوىٰ (15/272- 273)

چھٹا مسئلہ: جسم سے تھوڑی مقدار میں خون نکلنے کا کیا حکم ہے؟ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کم مقدار میں خون نکلے جو حجامہ کی طرح متاثر نہ کرے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مجموع الفتاوىٰ (15/272- 273)

روزے کی حالت میں ناک اور منہ سے خون آنا

ساتواں مسئلہ: اگر روزہ دار سے خون نکلے مثلاً نکسیر وغیرہ تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: روزہ دار سے خون نکلنا جیسے نکسیر اور استحاضہ وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ مجموع الفتاوىٰ (15/ 273)

آٹھواں مسئلہ: ایک شخص کو سائنوسائٹس (ناک سے متعلق) بیماری ہے جس سے کچھ خون اس کے پیٹ میں چلا جا رہا ہے اور کچھ منھ سے نکل جاتا ہے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کسی شخص کی ناک سے خون آتا ہو جس میں سے کچھ خون اس کے معدے میں چلا جاتا ہو اور کچھ خون باہر نکلتا ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ جو چیز اس کے پیٹ میں جاتی ہے وہ اس کی مرضی کے بغیر اتر جاتی ہے، جو نکلتا ہے وہ اسے نقصان نہیں پہنچاتا۔ مجموع الفتاویٰ (19/ 356)

نوواں مسئلہ: غیر ارادی طور پر روزہ دار کی ناک، منہ یا باقی جسم سے خون نکلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: غیر ارادی طور پر خون نکلنا روزہ دار کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ مجموع الفتاویٰ (19/ 254)

دسواں مسئلہ: اس شخص کے روزہ کا کیا حکم ہے جسے پورا رمضان کا مہینہ نکسیر رہا، خون حلق میں چلا جاتا پھر اسے زور لگا کر باہر تھوک دیتا؟

جواب: اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے، کیونکہ نکسیر آنے پر اس کو کوئی اختیار نہیں لہذا نکسیر آنے سے اس کے روزہ کو کوئی نقصان نہیں ہے۔ اللجنة الدائمة (10/ 264)

گیارہواں مسئلہ: ایک شخص کو روزہ کی حالت میں اچانک ناک اور منھ سے خون آنے لگا اس کے باوجود اس نے روزہ نہیں توڑا تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ناک اور منھ سے اچانک خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ سورج غروب ہونے تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے دور رہے، خواہ کم خون نکلا ہو یا زیادہ اس کا روزہ درست ہوگا اور اسے قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللجنة الدائمة (10/ 267)

روزہ کی حالت میں دانتوں سے خون نکلنا

بارہواں مسئلہ: دانتوں کے درمیان سے نکلنے والے خون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: دانتوں کے درمیان سے نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ خود نکلے یا کسی کے مارنے سے نکلے۔ اللجنة الدائمة (10/ 267)

روزہ کی حالت میں حلق سے خون نکلنے کا کیا حکم

تیرھواں مسئلہ: رمضان المبارک کے مہینے میں میرے والد کو گلے میں تکلیف ہوئی اور ان کے گلے سے خون نکلا، کیا ان دنوں کا روزہ صحیح ہے جن دنوں خون نکلا تھا؟

جواب: اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے تو ان کا روزہ صحیح ہے اور ان پر قضاء نہیں۔ اللجنة الدائمة (10/ 266)

روزے کی حالت میں مسوڑھوں سے خون آنا

چودھواں مسئلہ: اس شخص کے روزے کا کیا حکم ہے جس کے مسوڑھوں کو چھونے یا مسواک استعمال کرتے وقت خون نکل آتا ہے؟

جواب: اس کا روزہ صحیح ہے اور یہ خون جو انسان کے مسوڑھوں کو چھونے یا مسواک استعمال کرتے وقت نکلتا ہے اس کے روزے کو متاثر نہیں کرے گا۔

اللجنة الدائمة (10/ 265)

روزے کی حالت میں خون نکالنا

پندرہواں مسئلہ: روزہ دار کے لیے خون کے تجزیہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: روزہ دار کا خون تجزیہ کرنے کا مطلب ہے کہ اس کے خون کا نمونہ لے کر اس کی جانچ کرنا، ایسا کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجموع الفتاوى (19/ 251)

ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان میں سے خون کا تجزیہ بھی ہے لیکن رات تک تاخیر کرنا افضل ہے۔ مجموع الفتاویٰ (15/ 17)

سولہواں مسئلہ: روزہ دار کے لیے خون کا عطیہ دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: جیسا کہ معلوم ہے کہ خون عطیہ کرتے ہوئے زیادہ خون نکالا جاتا ہے، چنانچہ یہ حجامہ کے حکم میں آئے گا فرض روزہ رکھنے والے سے کہا جائے گا کہ روزہ کی حالت میں جب تک بہت ضروری نا ہو خون کا عطیہ نا کریں۔ مجموع الفتاویٰ (19/ 251)

سترہواں مسئلہ: کیا روزہ دار کے لیے ہسپتال میں خون نکالنا جائز ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا:

اَلف: اگر نکالا ہوا خون تھوڑا سا ہو جیسا کہ تجزیہ کے لیے نکالا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ب: لیکن اگر زیادہ خون نکالا جائے اور حجامہ کی طرح اثر انداز ہو تو فرض روزہ کی حالت میں ایسا کرنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ہاں اگر نفلی روزہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ مجموع الفتاویٰ (19/ 251)

عورت کے جسم سے خون نکلنا

اٹھارہواں مسئلہ: ایسی حاملہ عورت کے روزہ کا کیا حکم ہے جسے رمضان کے مہینہ میں دن کے وقت خون آجائے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا:

اَلف: ایسی عورت کو نظر آنے والا خون فاسد خون مانا جائے گا، ہاں اگر حالت حمل میں بھی کسی عورت کو معمول کے مطابق حیض آتا ہو تو یہ حیض شمار ہوگا (اور ایسی عورت کا روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

ب: لیکن اگر حالت حمل میں خون آنا بند ہو کر پھر شروع ہو جائے تو عورت روزہ رکھے گی اور نماز بھی پڑھے گی اس کا روزہ اور اس کی نماز درست ہو گی کیونکہ یہ خون حیض کا خون نہیں ہے۔ مجموع الفتاویٰ (19/ 256)

انیسواں مسئلہ: ایسی عورت جسے رمضان کے مہینہ میں ولادت سے پہلے خون آجائے اور اس کے چودہ دن بعد بچے کو جنم دے تو کیا ولادت سے پہلے ان چودہ دنوں کے روزوں کی قضاء کرے گی جس میں خون آگیا تھا؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: ولادت سے پہلے ایام کے روزے جو اس عورت نے رکھ لئے ہیں ان کی قضاء نہیں ہے، کیوں کہ یہ خون نا تو نفاس کا خون ہے نا حیض کا، یہ اور اس قسم کے خون کو علماء فاسد خون کہتے ہیں۔ مجموع الفتاوىٰ (19/ 259)

بیسواں مسئلہ: عورت کو ماہواری کے علاوہ زرد پانی پورے ایک مہینہ تک آتا رہے اور اس نے ان ایام میں روزے بھی رکھے تو کیا اس کے روزے کافی ہیں یا ان کی قضاء ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عورت حیض سے پاک ہو جائے پھر اسے زرد یا مٹیالے رنگ کا پانی آجائے تو اس سے اس عورت کے روزے اور نماز پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا، ایسی عورت نماز پڑھے گی روزہ رکھے گی اور اس کا شوہر ہمبستری بھی کر سکتا ہے، ایسی عورت پاک شمار کی جائے گی۔ مجموع الفتاوىٰ (19/ 263)

اکیسواں مسئلہ: ایک عورت کو معمول کے مطابق حیض کا خون آنے سے دو دن پہلے زرد پانی اور اس کے ساتھ تھوڑا سا خون نکلا اس نے دونوں دن روزے رکھے، ان دونوں دنوں کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض وہ خون ہے جو عورت سے نکلتا ہے، اور یہ قدرتی خون ہے، جسے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھا ہے، یہ خاص اوقات، معلوم خصوصیات اور خاص علامات کے ساتھ نکلتا ہے، اگر یہ علامات اور یہ تفصیل پوری ہو جائے تو یہ حیض کا خون ہے جس پر اس کے احکام آتے ہیں، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو یہ حیض نہیں ہے۔مجموع الفتاویٰ (19/ 264)

اصل مضمون اس لنک پہ موجود ہے

http://www.saaid.net/mktarat/ramadan/688.htm

المـــراجـــــــع:

مجموع فتاوىٰ العلامة ابن باز

مجموع فتاوىٰ اللجنة الدائمة

مجموع فتاوىٰ العلامة ابن عثيمين